الدرس الرابع عشر
چودھواں درس

من معجزاته ﷺ
آپ ﷺ کے معجزات

آپ ﷺ کا عظیم ترین معجزہ قرآن کریم ہی ہے یہ ایسا معجزہ ہے جو قیامت تک باقی رہے گا، یہ ایسا معجزہ ہے جس نے خطیبوں کو چپ کروادیا، ادیبوں کو گنگ کردیا، اللہ تعالی نے تمام لوگوں کو چیلنج کیا ہے کہ ایسی دس سورتیں لے آئیں، یا ایک ہی ایسی سورت لے آئیں، کچھ نہیں ہوسکتا تو دس آیتیں ہی لے آو مشرکوں کی بے بسی نے قرآن کریم کے معجزہ ہونے کا ثبوت راہم کردیاہے۔

آپ ﷺ کے دیگر معجزات کی تفصیل یوں ہے:

ایک دن مشرکوں نے مطالبہ کیا کہ انہیں کوئی نشانی دکھائیں آپ نے {اللہ تعالی کے اذن سے} چاند دو ٹکڑے ہوتے دکھایا،

متعدد دفعہ آپ کی انگلیوں سے پانی پھوٹ نکلا،

کنکریوں نے آپ کے ہاتھ میں اللہ تعالی کا ذکر کیا، پھر آپ نے وہ کنکریاں ابو بکر کے ہاتھ پر رکھ دیں پھر عمر پھر عثمان {رضی اللہ عنہم} کے ہاتھ پر رکھ دیں تو وہ اللہ کا ذکر کرنے لگیں۔

کھانے کے دوران حضور اکرم ﷺ کی موجودگی میں کھانے سے ذکر الہی کی آوازیں صحابہ کرام سنا کرتے تھے،

پتھر اور درخت آپ کو سلام پیش کرتے،

بکری کی وہ دستی بھی بول اٹھی جس میں زہر ملایا گیا تھا جو ایک یہودی عورت نے آپ کو اس لئے پیش کی تھی کہ کھاکر آپ {معاذ اللہ} اس دنیا سے رخصت ہوجائیں گے،

ایک اعرابی نے آپ سے معجزہ دکھانے کا مطالبہ کیا، آپ نے ایک درخت کو اشارہ کیا اور وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوگیا اور پھر واپس اپنی جگہ پر چلا گیا۔

جس بکری کا دودھ خشک ہوچکا اس کے تھنوں کو ہاتھ لگایا تو ان میں دودھ اتر آیا، آپ نے خود بھی پیا اور ابو بکر کو بھی پلایا،

حضرت علی کی آنکھیں دکھ رہی تھیں تو آپ نے اس پر تھوک مبارک لگادیا وہ فوراٹھیک ہوگئیں۔

ایک صحابی کی ٹانگ زخمی ہوگئی تو آپ نے اس پر ہاتھ پھیر دیا تو وہ فوراٹھیک ہوگئی۔

آپ ﷺ نے حضرت انس بن مالک کے حق میں دعا کی تھی، کہ اللہ تعالی ان کی عمر، مال اور اولاد میں برکت عطا فرمائے، نتیجہ یہ ہوا کہ ان کے ہاں ایک سوبیس بچے پیدا ہوئے، عام طور پر کھجور کا درخت سال میں ایک دفعہ پھل دیتا ہے البتہ ان کا باغ سال میں دو دفعہ پھل دیتا تھا اور اللہ تعالی نے اُن کو ایک سو بیس سال عمر عطا فرمائی۔

آپ ﷺ منبر پر تھے ایک صحابی نے قحط سالی کا شکوہ کیا، آپ نے فوراہاتھ اٹھاکر اللہ تعالی سے دعا کی اُس وقت آسمان پر ایک بدلی بھی نہ تھی آنافانا پہاڑ کی مانند بادل آگئے، اور اگلے جمعہ تک مسلسل موسلا دھار بارش ہوتی رہی، اگلے جمعہ کو بارش کی کثرت کا شکوہ ہوا تو آپ نے اللہ تعالی سے دعا کی، تو بارش رک گئی، اور لوگ مسجد سے دھوپ میں باہر آئے۔

خندق کی کھدائی کے موقع پر ہزار کے قریب افراد جمع تھے دو تین کلو جو تھے اور ایک چھوٹی سی بکری تھی تو سب لوگوں نے پیٹ بھر کر کھایا، اور اٹھ گئے، اور کھانا جوں کا توں باقی رہا۔

اسی طرح حضرت بشیر بن سعد کی بیٹی اپنے والد اور ماموں کے لئے تھوڑی سی کھجوریں لائی جو آپ نے سارے ساتھیوں کو کھلادیں جو کہ خندق کی کھدائی میں مصروف تھے۔

ایک موقع پر حضرت ابو ہریرہ کے کچھ کھانے کو تیار کیا تو آپ نے سارے لشکر کے سامنے رکھ دیا اور وہ سیر ہوکر اٹھے۔

قریشیوں کا سوجوان بیٹھا آپ کا انتظار کررہا تھا کہ {معاذ اللہ} آپ کو قتل کردیں، آپ وہاں سے نکل گئے، ان کے چہروں پر دھول ڈالی اور اُن کو خبر تک نہ ہوئی۔

سراقہ بن مالک نے آپ کا پیچھا کیا کہ آپ کو قتل کردے جب وہ آپ کے قریب پہنچا تو آپ نے اُسے بددعا دی نتیجہ اس کے گھوڑے کے پاؤں زمین میں دھنس گئے۔